दिल्ली पब्लिक लाइब्रेरी

कृपया नीचे अंकित तारीख तक पुस्तक वापिस क
विलम्ब शुल्क देना पड़ेगा

ٹیلے پر گھر

نرنکار دیوسیوک

قیمت آٹھ رُوپے

پرمیشوری پرکاشن ۱۰۹، اپریت وہار، دہلی-۹۲

TEELE PAR GHAR (URDU)
BY NIRAN KAARDEVSEWAK Rs. 8/-

ٹیلے پر گھر

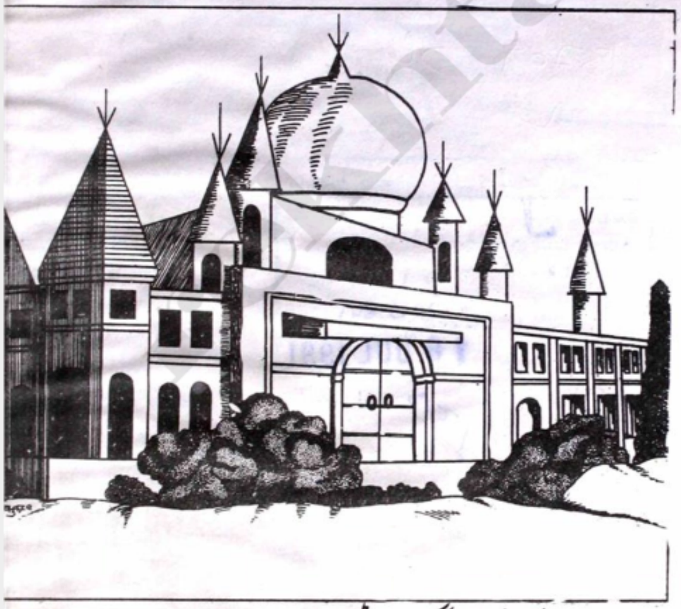

کسی گھنے جنگل میں ٹیلے پر
ایک محل سا بڑا مکان
جانے کب سے بند پڑا تھا
بالکل ہی خالی سنسان

ایک روز ٹرخ ٹوں مینڈک
ایک وہاں پر آیا
بند دروازے کو کھٹکھٹا کر
کھڑا کھڑا چلّایا

کھولو دروازہ کھولو
مجھ کو اندر آنے دو
میں جنگل کا راجہ ہوں
ٹرخ ٹوں کا باجا ہوں

دو گھنٹے تک چیخ پکار
ہار گیا جب آخر کار
بڑے پیار سے وہ بولا
کھل جا سمسم پیارے
تب ہی اچانک کھلی چٹخنی
گاما دھانی سارے
ٹرخ لوں جب اندر آیا
گھر تھا لق دق سجا یا سجایا
کھانے کی پلیٹ پر پیلے
پلیٹ سجے رکھے تھے
سونے کے کمرے میں بستر
بالکل صاف بچھے تھے
ٹرخ لوں نے چمچے سے لے
دو رس گلے کھائے
پھر وہ جا لیٹا بستر پر
ہاتھ پاؤں پھیلائے
لیٹے لیٹے شام ہو گئی
اندھیرا گھر آیا
تب اُس نے اُٹھ طاق پر
رکھا لیمپ جلایا
لیمپ جلا کر جیسے ہی تھا
وہ بستر پر آیا
تب ہی ایک چوہے نے آکر

چوہا: اونچے ٹیلے پر یہ کس کا
بنا ہوا ہے سُندر گھر
جو بھی اِس گھر میں رہتا ہو
ذرا نکل آئے باہر
مینڈک: میں مینڈک ہوں ٹرخ لوں
ارے کون تو چوں چوں چوں؟
چوہا: بڑی دور سے پیدل چل کر
آیا میں چوہا ہوں

تم چاہو تو ساتھ تمہارے
میں بھی رہ سکتا ہوں؟
مینڈک نے دروازہ کھولا
ٹرٹرٹرٹرٹرٹرٹر بولا
آؤ بھائی اندر آؤ
ایک سے بھلے ہوتے ہیں دو
دونوں لگے ٹھاٹھ سے رہنے
آپس میں مل جل کر

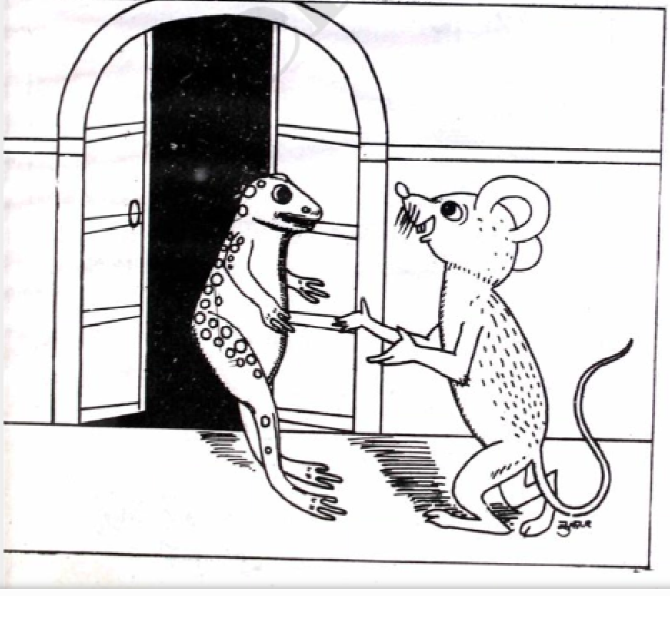

کھاتے پیتے موج اُڑاتے
باتیں کرتے دن بھر
ایک روز جب آیا سویرا
سورج نکل کر آیا
تب ہی ایک مُرغے نے آکر
دروازہ کھٹکھٹایا

مُرغا: اونچے ٹیلے پر یہ کس کا
بنا ہوا ہے گھر سُندر
جو بھی اس میں رہتا ہو
ذرا نکل آئے باہر
چوہے نے دروازہ کھولا
چوں چوں چوں چوں چوں بولا

چوہا: میں چوہا ہوں چوں چوں چوں
مینڈک: میں مینڈک ہوں ٹرخ ٹوں

مُرغا: میں مُرغا ہوں ککڑوکوں
میرے سر پر سنہرے نیلے
پیلے لال ہرے چمکیلے
ہے چوں چوں چوہے بھائی
ہے مینڈک ٹرخ ٹوں!
تم چاہو تو ساتھ تمہارے
میں بھی رہ سکتا ہوں

مینڈک: دو سے تین بھلے ہوتے ہیں

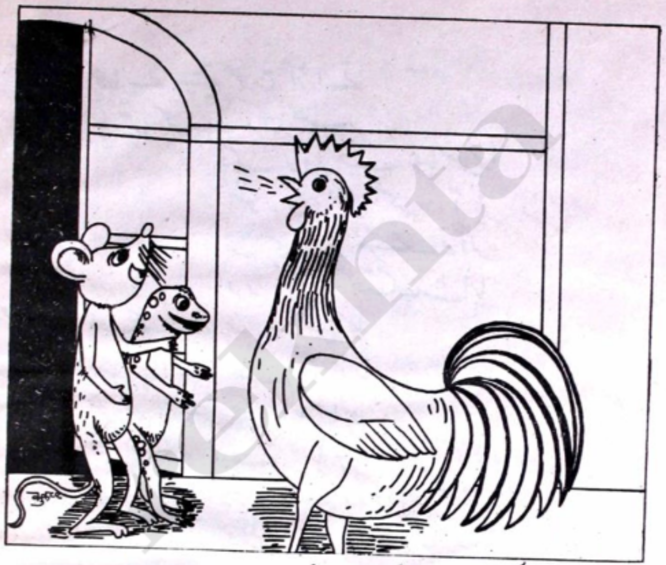

کمی نہیں ہے کچھ اِس گھر میں
جو چاہو وہ کھاؤ
مینڈک:۔ ٹرٹر ٹرخ ٹڑں
چوہا:۔ چوں چوں چوں چوں چوں
مرغا:۔ ککڑوں کوں کوں کوں
تینوں رہنے لگے شان سے
اِس مکان کے اندر
جس میں دروازے پر پردے
ٹنگ رہے تھے خوبصورت

ایک دِن مرغے نے جوں ہی
راگ بھیروں گایا
تبھی ایک سیہی نے آکر
دروازہ کھٹکھٹایا
سیہی:۔ میں سیہی ہوں سوں سوں سوں
کیا گھر میں رہ سکتی ہوں
مرغے نے دروازہ کھولا
ککڑوں کوں کوں کوں کوں

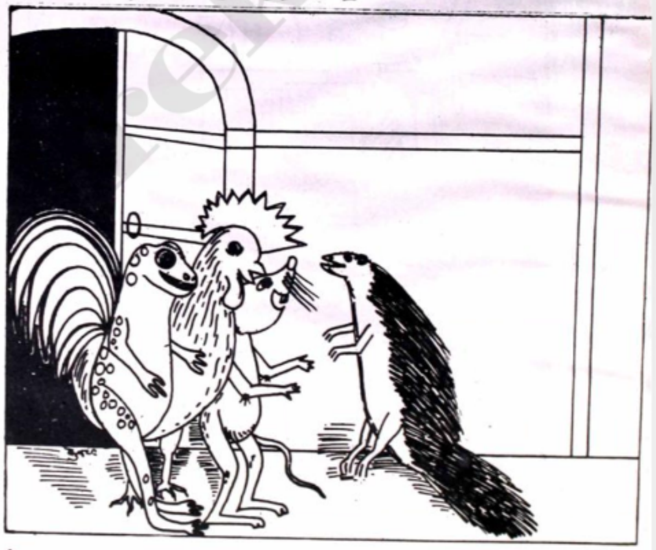

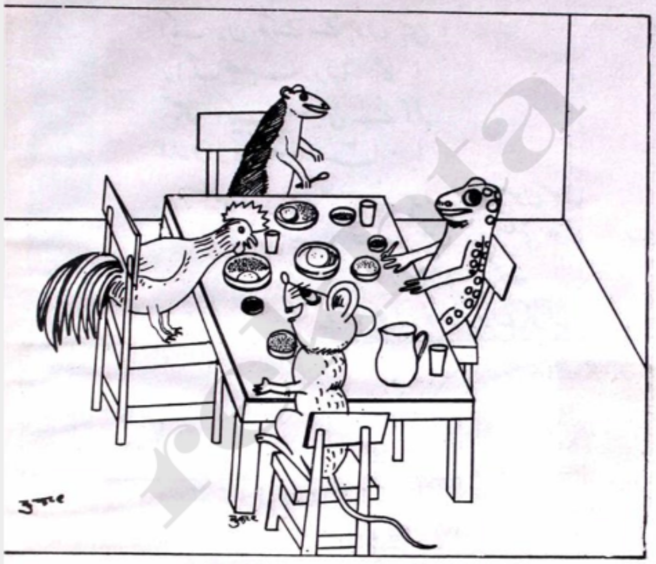

چوہا۔ چوں چوں چوں چوں چوں چوں چوں
سیہی۔ سوں سوں سوں سوں سوں سوں سوں
مُرغا۔ ککڑوں کوں کوں کوں کوں کوں
مینڈک۔ آؤ آؤ بھلے تین سے
چار ہو کر رہتے ہیں
جن میں ہوتا میل کسی سے
کبھی نہیں ڈرتے ہیں

اس طرح سے اُس گھر میں ہی
رہنے لگی ٹھاٹھ سے سیہی
چاروں مِل جُل کر یہ رہتے
روٹی چاول دال پکاتے
چاروں ایک ساتھ ٹیبل پر
بیٹھ پیار سے کھاتے
چاروں ایک ساتھ سوتے
ایک ساتھ جاگ جاتے
ایک ساتھ اُٹھ اپنے اپنے
کاموں میں لگ جاتے
ایک روز کی بات ہے بھیّا
بھیڑیا ایک وہاں پر آیا
اُس نے بھی آکر ویسی ہی
دروازہ کھٹکھٹا دیا
سیہی دروازے تک آئی
لیکن نہ کنڈی کھولی
تم ہو کون کہاں سے آئے
اندر سے ہی وہ بولی
بھیڑیا۔ مجھے بھیڑیا کہتے ہیں!
سب جانور مجھ سے ڈرتے ہیں
جہاں کہیں جاتا ہوں میں
عزّت سب کرتے ہیں

rekhta

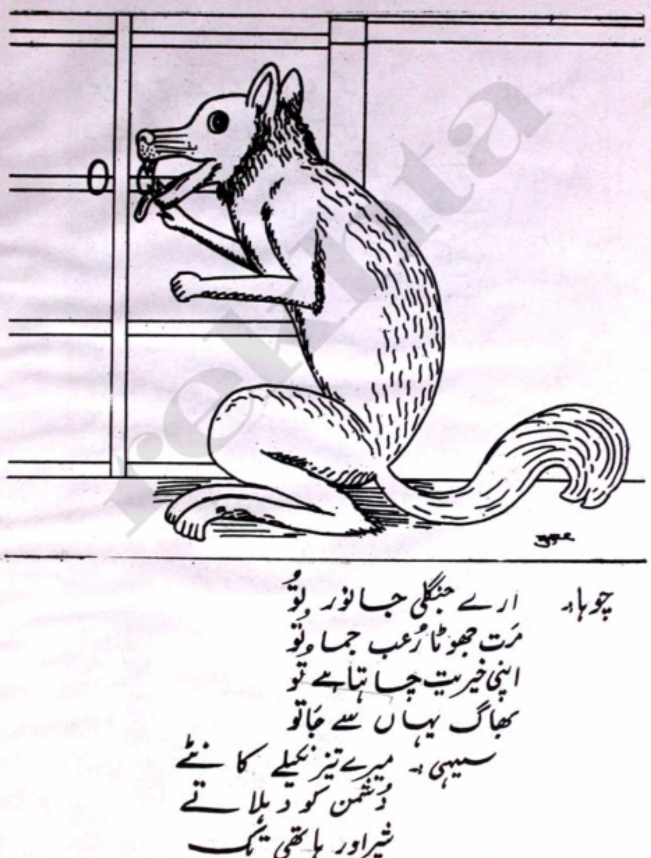

چوہا۔ ارے جنگلی جانور تو
مت جھوٹا رُعب جما تو
اپنی خیریت چاہتا ہے تو
بھاگ یہاں سے جا تو

سیہی۔ میرے تیز نکیلے کانٹے
دُشمن کو دہلاتے
شیر اور ہاتھی تک
میرے پاس نہیں آپاتے

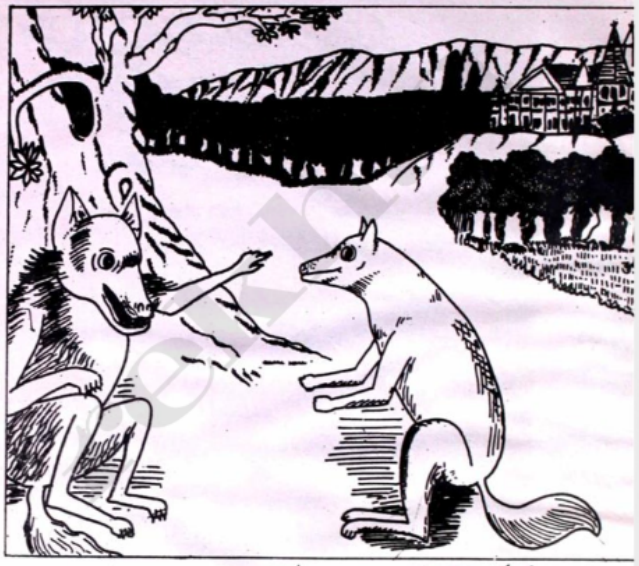

یہ سُن کر چل دیا بھیڑیا
غصّے میں جھلاتا
اسی وقت آ گئی لومڑی
بولی ارے ہُوا کیا

بھیڑیا۔ وہ دیکھو اُس ٹیلے پر
لومڑی۔ ہاں ہاں ہاں ٹیلے پر
بھیڑیا۔ بنا ہوا ہے سُندر گھر
لومڑی۔ ہاں ہاں ہاں سُندر گھر

بھیڑیا:۔ اِس گھر سے ذائقے دار کھانوں کی
خوشبو ہے آتی
میری زبان انہیں کھانے کو
لپ لپ ہے للچاتی
دروازہ ہے بند مگر میں
کیسے اندر جاؤں
لومڑی:۔ اگر ہمارا بھالو بھائی
ایسے میں آجائے

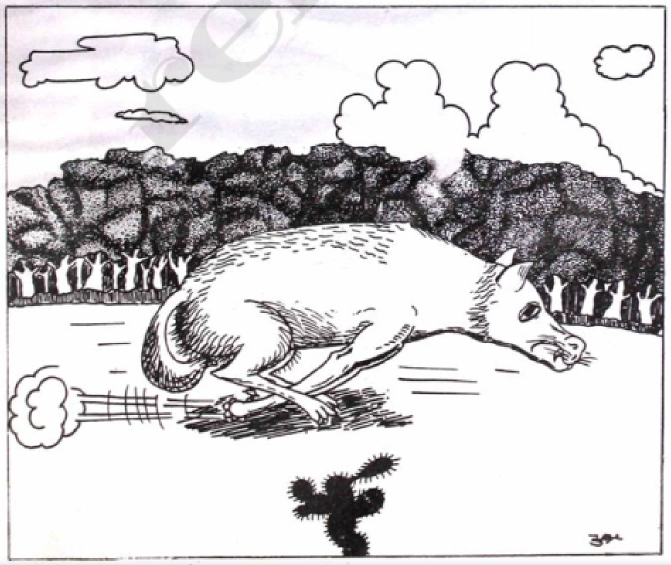

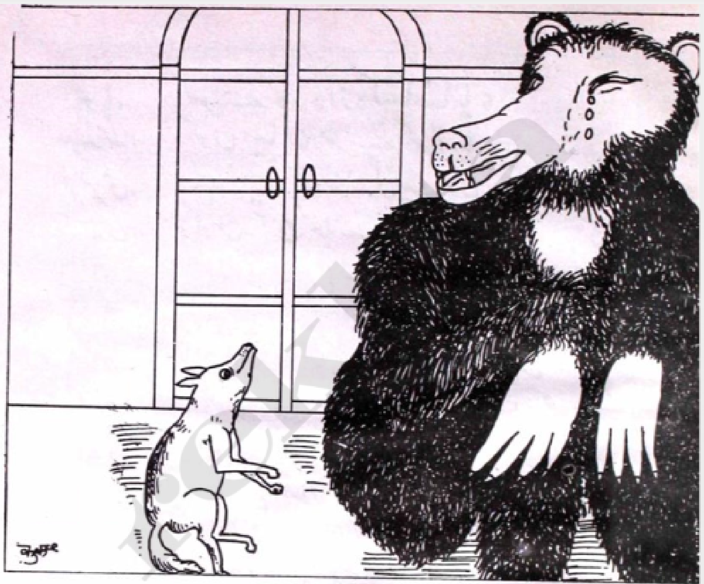

تو وہ پورا زور لگا کر
دروازہ کھلوائے
گیا بھیڑیا اور بُلا کر
بھالو کو لے آیا
دروازے کو بند دیکھ کر
غُر غُر غُر غُر غُرّایا
بھالو اور بھیڑیے نے بڑھ کر
دروازے پر ماری ٹکر
چھن گیا بھیڑیے کا سر

چوہا:- کس نے دروازہ کھٹکھٹایا؟
مینڈک:- کون یہاں مرنے کو آیا
لومڑی:- کسے نہیں اپنی زندگی پیاری
سیہی:- کون آج جائے گا مارا؟

اندر سے یہ آوازیں سُن کر
بھاگا بھیڑیا ڈر کر
بھالو اور لومڑی ڈر کر
ٹھہرے ہمّت کر کے

بھالو نے چوکھٹ کے نیچے
دیا ہاتھوں کو ڈال
پُورا زور لگا کر کھینچا
کرے وہ اسے نکال

چوکھٹ نہیں ہوئی ٹس سے مس
نہ کسی طرف سے نہ کسی طرح سے
ہڈی ٹوٹ کے بھالو کے
دونوں ہاتھ ہوئے بیکار

بھالو:- اب میں جیتے جی جنگل میں
پکڑ نہ سکوں نہ شکار
نہیں بھیک مانگ سکوں گا
کہیں کسی سے ہاتھ پسار

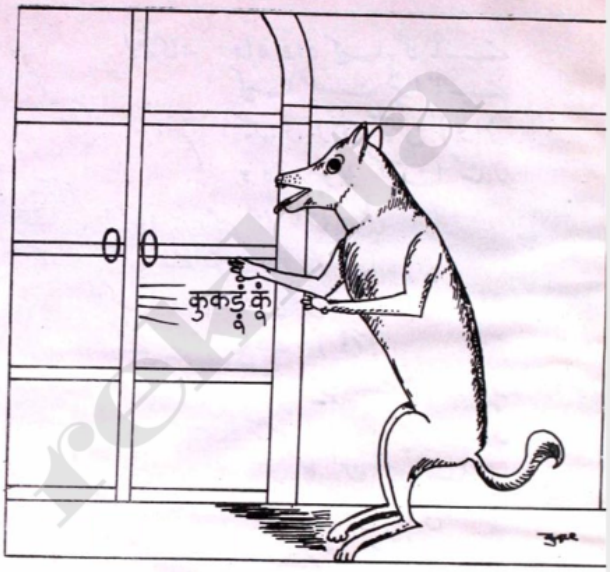

بھالو چلا گیا جھک مار
تب لومڑی کے لاچار
من میں آیا ایک خیال
جس سے کھل سکتا تھا بند کواڑ

اِسی وقت مُرغے نے کُکڑوکوں
آواز لگائی
تبھی لومڑی نے باہر سے
جھوٹی بات بنائی!

لومڑی:- واہ واہ کیا گانا ہے
کیا مست ترانا ہے
جس کی اتنی میٹھی آواز
وہ ہوگا کتنا سُندر

مُرغا ایں! یہ میری تان سریلی
کس کے من کو بھائی
کیا کوئی جنگل کی مُرغی
مجھے رِجھانے آئی!

لومڑی مُرغی نہیں ارے میں ہوں وہ
میرا پریم دیوانی
جس کا من ہو گیا پرایا
سُن کر تیری وانی
اب تو مجھکو شکل دکھا دے
دو میٹھے سُر کے شہزادے

یہ تعریفیں سُن کر مُرغے نے
کھول دیا دروازہ

مُرغا:- تو جنگل کی رانی ہے تو
میں اس گھر کا راجہ

اِس نے دروازے کے باہر
گردن جونہی نکالی
تبھی لومڑی نے وہ اپنے
دانتوں کے بیچ دبالی

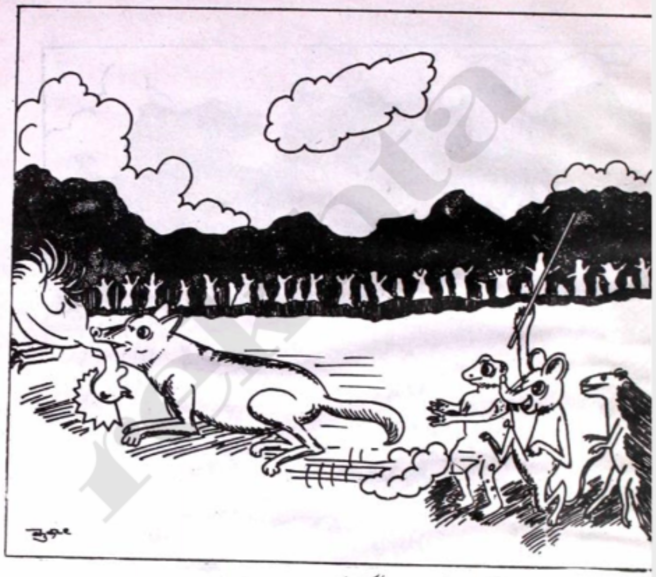

بھاگ پڑی جنگل کی جانب
پیچھے پیچھے کرتے شور
مینڈک، چوہا سیہی تینوں
اسی جانب کو لپکے
چوہے کے ہاتھوں میں ڈنڈا
تھا وہ سب سے آگے

rekhta

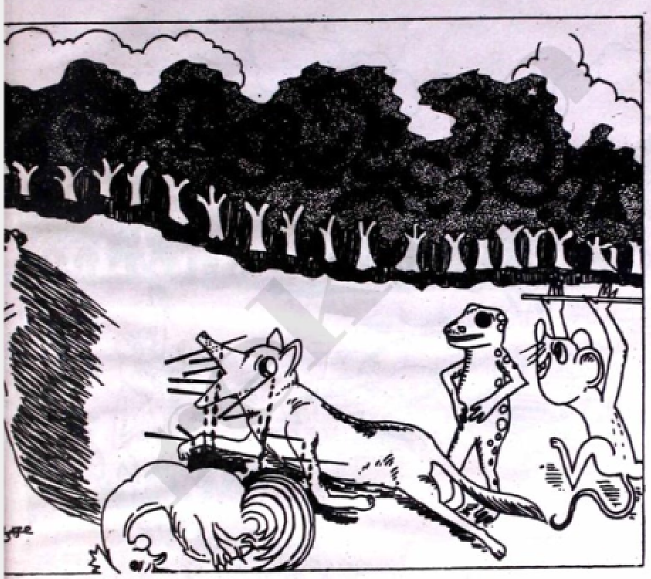

چوہا:- اری ظالم لومڑی

چھوڑ اسے دے چھوڑ

ورنہ میں لاٹھی سے تیرے

سر کو دونگا پھوڑ

مینڈک:- مُنہ سے تیری دُم پکڑ میں

بار بار اُچھلوں گا!

اتنے جھٹکے دونگا ہڈی

چور چور کر دوں گا

سیہی:- میں اپنے کانٹوں سے تیرا

بدن چھلنی کر دوں گی

چین نہیں جب مُرغے کی

گردن چھُڑا نہ لوں گی

آخر ایک جگہ پر آکر

تھا تھوڑا سا موڑ جہاں پر

ظالم لومڑی سے پہلے ہی

پہونچ گئی آگے سے سیہی

اس نے سُوں سُوں سوں سوں کرکے

اس کو ایسا گھیرا

دیا لومڑی کو دکھائی

چاروں طرف اندھیرا

سیہی نے کانٹوں سے چھلنی

کر ڈالا اس کا سارا بدن

گھبرا کر مُرغے کی اس نے

تبھی چھوڑ دی گردن

مینڈک چوہا بھی پہونچے

اتنے میں مُرغے کے پاس

وہ زخمی بے ہوش پڑا تھا

تھی نہ جان بچنے کی آس

سیہی نے اپنے کانٹوں کو

دیا لیاتب ایسے

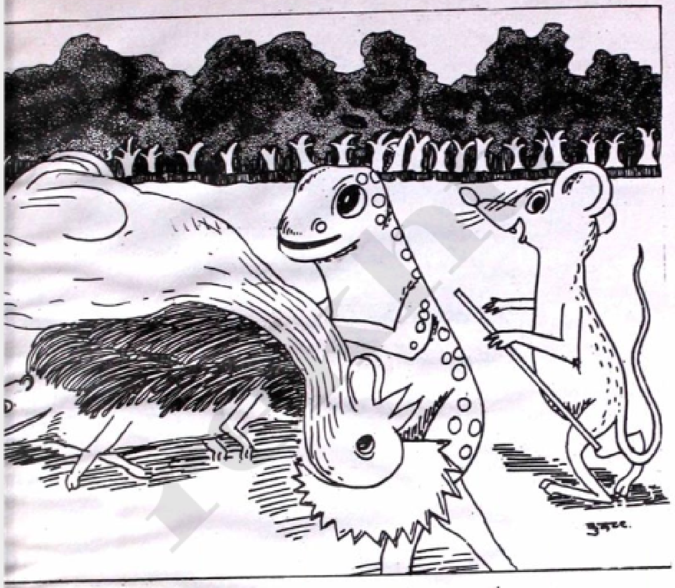

اس کی پیٹھ ایک چھوٹی سی
نرم سیج ہو جیسے
مینڈک چوہے نے مرغے کو
دھیرے سے اٹھایا
اور پیٹھ پر سیہی کو رکھ
آرام سے لٹایا

مینڈک اس کی لنگی گردن
اوپر رہا اٹھائے
اِس طرح وہ دھیرے دھیرے
اس کو گھر تک لائے
مُرغے نے آنکھیں کھولیں تب
خوش ہو گئے دیکھو اسے سب
سیہی بیٹھی رات بھر
اِس کے پاس پڑی کرسی پر
صبح ہوئی تو گھر میں پھر
پہلے جیسی چہل پہل تھی
چھڑی ہوئی تھیں باتیں آپس میں
کل کی جنگ کی!
تب سے اب تک بیت چکی ہیں
صدیاں بدل گیا سنسار
کھڑا ہوا ہے اُس ٹیلے کے
اُوپر اِسی طرح وہ گھر
ٹرخ۔ ٹو چوں چوں چوں چوں!
کُکڑوں کوں کوں کوں کوں کوں
چاروں دوست رہا کرتے ہیں
اُس گھر میں ہل مِل جُل کر

مینڈک اس کی لٹکی گردن
اوپر رہا اُٹھائے
اِس طرح وہ دھیرے دھیرے
اُس کو گھر تک لائے

مُرغے نے آنکھیں کھولیں تب
خوش ہو گئے دیکھو اسے سب
سہمی بیٹھی رات بھر
اِس کے پاس پڑی کرسی پر

صبح ہوئی تو گھر میں پھر
پہلے جیسی چہل پہل تھی
چھڑی ہوئی تھیں باتیں آپس میں
کل کی جنگ کی !

تب سے اب تک بیت چکی ہیں
صدیاں بدل گیا سنسار
کھڑا ہوا ہے اُس ٹیلے کے
اُوپر اِسی طرح وہ گھر

ٹرخ۔ ٹو چوں چوں چوں چوں !
کُکڑوں کُوں کُوں کُوں کوں کوں
چاروں دوست رہا کرتے ہیں
اُس گھر میں ہل مِل جُل کر

لیکن دروازہ ہر دم رہتا
ہے اَندر سے بند !
جاتا نہیں کوئی جانور بھی
اِس گھر کے پاس

وہ گھر ہے بھوتوں کا ڈیرہ
سب کو ہے یہ یقیں